

از عدالت عظمیٰ

ڈاکٹر شام لال نرولا

بنام

کمشنر آف انکم ٹیکس، پنجاب

[کے سبب راولہ، جے سی شاہ اور ایس ایم سکری، جسٹسز۔]

انکم ٹیکس۔ حاصل شدہ زمین۔ کلکٹر کے ذریعہ دیا گیا ایوارڈ۔ معاوضے پر دیا گیا سود۔ اگر سود معاوضے کا حصہ ہے۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (1922 کا 11)، دفعہ 3، 4۔ لینڈ ایکوزیشن ایکٹ، 1894، دفعہ 34۔

ریاست نے اپیل کنندہ کی زمین حاصل کر لی۔ کلکٹر نے اراضی کے حصول کے قانون کے تحت ایک ایوارڈ دیا جس کے نتیجے میں اپیل کنندہ کو 2,81,822 روپے موصول ہوئے جس میں 48,660 روپے کی رقم شامل تھی۔ ایوارڈ کی تاریخ تک سود کے طور پر شامل تھی۔ انکم ٹیکس افسر نے اپیل کنندہ کی کل آمدنی میں 48,660 روپے (مذکورہ سود) اس بنیاد پر شامل کیے کہ مذکورہ رقم سرمایہ رسید نہیں تھی۔ یہ معاملہ انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل تک گیا۔ ٹریبونل نے مذکورہ سود کو ٹیکس دہندہ (اپیل کنندہ) کی کل آمدنی سے اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ یہ ایک سرمایہ رسید تھی۔ ایک حوالہ پر ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ مذکورہ سود سرمایہ نہیں بلکہ محصولات کی رسید ہے اور اس طرح انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت ٹیکس کا ذمہ دار ہے۔ ہائی کورٹ نے اپیل گزار کو سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرنے کا سٹوٹکیٹ دے دیا۔ اس لیے اپیل۔

منعقد: (1) اراضی کے حصول کے قانون کی اسکیم اور اس کی واضح دفعات یہ ثابت کرتی ہیں کہ دفعہ 34 کے تحت قابل ادائیگی قانونی سود مالک کو اس کے حاصل کردہ زمین پر قبضہ کرنے کے حق سے محروم کرنے کے لیے ادا کیا گیا معاوضہ نہیں ہے، بلکہ اسے اس رقم کے استعمال سے محروم

کرنے کے لیے دیا گیا ہے جو حاصل شدہ زمین کے معاوضے کی نمائندگی کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت ادا کیا جانے والا قانونی سود معاوضے کی رقم کی تاخیر سے ادائیگی کے لیے ادا کیا جانے والا سود ہے اور اس لیے یہ آمدنی کی رسید ہے جو انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت ٹیکس کے لیے ذمہ دار ہے۔

بہاری لال بھارگوا بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس، سی پی اور یو پی، (1941)، 9 آئی ٹی آر اور پی وی کورین بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس، کیرالہ، (1962)، 46 آئی ٹی آر 288، نامنظور۔

ویسٹ انسٹریٹ بینک لمیٹڈ بمقابلہ رتچر، (1947)، 28 آئی ٹی سی 159۔ کمشنر انکم ٹیکس، مدراس بمقابلہ سی ٹی۔ بی ایم۔ این نارائنن چیٹیار، (1943)، 11 آئی ٹی آر 470 اور کمشنر انکم ٹیکس بہار اور اڑیسہ بمقابلہ مہاراجا دھیراج سرکا مشور سنگھ، (1953)، 23 آئی ٹی آر 212، نے منظوری دی۔

انگلی ووڈ پلپ اینڈ پیپر کمپنی۔ لمیٹڈ بمقابلہ نیو برسواٹک الیکٹرک پاور کمیشن، اے۔ آئی۔ آر۔ 1928 پی۔ سی۔ 287 اور ریونیو ڈویژنل آفیسر، تریچینوپولی بمقابلہ وینکٹارام آریار، اے۔ آئی۔ آر۔ 1936 میڈ۔ 199، ممتاز۔

شا والیس کا مقدمہ، اے۔ آئی۔ آر۔ 1932 پی۔ سی۔ 138، شلنز بمقابلہ بینسٹیڈ، (1915)، 7 آئی ٹی سی۔ 30، اور کمشنر آف ان لینڈ ریونیو بمقابلہ برنٹو، (1934-36)، 20 آئی ٹی سی۔ 455، کا حوالہ دیا گیا۔

(ii) اراضی کے حصول کے قانون کی دفعہ 34 کے تحت سود کلکٹر کے قبضہ کرنے کے وقت سے لے کر رقم کی ادائیگی یا جمع ہونے تک دی گئی رقم پر ادا کیا جائے گا۔ اس سے اس معاملے کے درمیان قانونی حیثیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے جہاں پہلے قبضہ لیا گیا ہو اور جہاں ایوارڈ کے بعد قبضہ لیا گیا ہو، کیونکہ دونوں صورتوں میں قبضہ لینے کے بعد ہی حکومت میں ملکیت ہوتی ہے۔

اصطلاح کے کسی بھی معنی میں اسے (سود) مالک کے پوزیشن برقرار رکھنے کے حق کے لیے ہر جانے یا معاوضے کے طور پر بیان نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ اسے ایکٹ کی دفعہ 16 یا دفعہ 17 کے تحت قبضہ کرنے کے بعد قبضہ برقرار رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

دو یونانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: 1963 کی سول اپیل نمبر 503-1960 کی آئی ٹی آر نمبر 28 میں پنجاب ہائی کورٹ کے 31 جنوری 1962 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے بی این کرپال اور اے این کرپال۔

مدعا علیہ کی طرف سے گوپال سنگھ اور آراین بھتے۔

9 اپریل 1964۔ عدالت کا فیصلہ سنایا گیا

سب راء، جے۔۔ پنجاب کی ہائی کورٹ کی طرف سے دی گئی سٹیفکیٹ کے ذریعے یہ اپیل یہ سوال اٹھاتی ہے کہ آیا اراضی کے حصول کے قانون، 1894 کی دفعہ 34 کے تحت ادا کیا گیا سود، جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے، سرمایہ رسید کی نوعیت کا ہے یا محصولات کی رسید کی۔

متعلقہ حقائق متنازعہ نہیں ہیں اور انہیں مختصر طور پر بیان کیا جاسکتا ہے۔ اپیل کنندہ، ڈاکٹر شام لال نرولا، ایک ہندو غیر منقسم خاندان کا مینیجر ہے، جس کے پاس پٹیالہ قصبے میں 40 بگھا اور 11 بسواس مین تھی۔ پٹیالہ ریاستی حکومت نے پٹیالہ ریاست میں اس وقت رائج ضابطے کے تحت مذکورہ زمین کے حصول کے لیے اراضی کے حصول کی کارروائی شروع کی۔ یہ ایک عام معاملہ ہے کہ ریاستی ضابطے ایکٹ کی دفعات کے مطابق ہیں۔ ریاست پٹیالہ پہلے یونین آف پیپسو میں ضم ہوگئی اور بعد میں یونین آف پیپسو ریاست پنجاب میں ضم ہوگئی۔ یہ بھی ایک عام معاملہ ہے کہ یونین آف پیپسو میں ایک اراضی کے حصول کا قانون تھا جس میں قانون میں حاصل کردہ دفعات جیسی دفعات تھیں۔ 6 اکتوبر 1953 کو اس ایکٹ کو یونین آف پیپسو تک بڑھا دیا گیا۔ 30 ستمبر 1955 کو پٹیالہ کے

کلکٹر نے ایکٹ کے تحت ایک ایوارڈ دیا جس کے نتیجے میں اپیل کنندہ کو یکم دسمبر 1955 کو 2,81,822 روپے کی رقم موصول ہوئی جس میں ایوارڈ کی تاریخ تک سود کے طور پر 48,660 روپے کی رقم شامل تھی۔ سال 1956-57 کے لیے، انکم ٹیکس افسر نے ہندو غیر منقسم خاندان کی آمدنی میں مذکورہ سود کو شامل کیا جس میں اپیل کنندہ مینجرجے، اور اپیل کنندہ کی اس دلیل کو مسترد کرنے کے بعد کہ مذکورہ سود ایک سرمایہ رسید تھی اور اس لیے ٹیکس کے لیے ذمہ دار نہیں تھی، اس کا اندازہ انکم ٹیکس میں لگایا۔ 14 جون 1957 کو اپیلیٹ اسٹینٹ کمشنر نے انکم ٹیکس افسر کے حکم کی تصدیق کی۔ اپیل کنندہ نے انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل میں اپیل کو ترجیح دی۔ مذکورہ ٹریبونل نے 9 جولائی 1957 کے اپنے حکم نامے میں کہا کہ سود کی نمائندگی کرنے والی مذکورہ رقم ایک سرمایہ رسید ہے اور اس نتیجے پر مذکورہ رقم کو ٹیکس دہندہ کی کل آمدنی سے خارج کر دیا گیا ہے۔ انکم ٹیکس کمشنر کے کہنے پر مذکورہ ٹریبونل نے انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 66-(1) کے تحت مندرجہ ذیل سوال پنجاب ہائی کورٹ کو بھیج دیا:

"کیا اراضی کے حصول کے قانون کی دفعہ 34 اور 30 ستمبر 1955 کو پھپسو کے کلکٹر کی طرف سے دیے گئے ایوارڈ کی صحیح تشریح پر 48,660 روپے کی رقم سرمایہ رسید تھی جو انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت ٹیکس کے لیے ذمہ دار نہیں تھی؟"

مذکورہ حوالہ کی سماعت ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے کی اور اس نے فیصلہ دیا کہ مذکورہ رقم سرمایہ نہیں بلکہ محصول کی رسید ہے اور اس طرح ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت ٹیکس کے قابل ہے۔ اس لیے موجودہ اپیل۔

اپیل کنندہ کے لیے فاضل وکیل نے ہمارے سامنے دو دلائل اٹھائے، یعنی (1) ایوارڈ کے تحت اپیل کنندہ کو موصول ہونے والی روپے کی رقم اسے اپنی جائیداد پر قبضہ کرنے کے حق سے محروم کرنے کا معاوضہ تھا اور اس لیے وہ ٹیکس کی ذمہ دار نہیں تھی۔ اور (2) ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت سود کے طور پر دی گئی رقم کی نوعیت جو بھی ہو، اس معاملے میں جہاں ایوارڈ کے بعد ریاست نے زمین پر قبضہ کر لیا ہے، ایسی صورت میں جہاں ایوارڈ سے پہلے حاصل کی گئی زمین کا قبضہ لے لیا گیا ہے، یہ ایک سرمایہ رسید ہوگی، کیونکہ یہ کہا جاتا ہے کہ مؤخر الذکر میں سود لازمی طور پر زمین کے مالک کو اس کے قبضے

کے حق سے محروم کرنے کے معاوضے کی شکل اختیار کرتا ہے۔

ریونیو کی جانب سے ہائی کورٹ کے حکم کو اس میں بیان کردہ وجوہات کی بنا پر برقرار رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اٹھایا گیا سوال ایکٹ کی دفعہ 34 کی دفعات کے صحیح معنی کو ظاہر کرتا ہے۔ اس میں لکھا ہے:

"جب اس طرح کے معاوضے کی رقم زمین پر یا اس پر قبضہ کرنے سے پہلے ادا یا جمع نہیں کی جاتی ہے، تو کلکٹر اس طرح قبضہ کرنے کے وقت سے لے کر اس طرح ادا یا جمع کیے جانے تک سالانہ چھ فیصد کی شرح سے سود کے ساتھ دی گئی رقم ادا کرے گا۔"

سیکشن خود معاوضے کے طور پر دی گئی رقم اور اس طرح دی گئی رقم پر قابل ادائیگی سود کے درمیان فرق کرتا ہے۔ کلکٹر کے قبضہ کرنے کے وقت سے لے کر رقم کی ادائیگی یا جمع ہونے تک دی گئی رقم پر سود ادا کیا جائے گا۔ سیکشن کے دائرہ کار کو سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ کسی ایوارڈ کے دائرہ کار اور ایکٹ کے تحت قبضہ کرنے کے طریقے کو مختصر طور پر نوٹ کیا جائے۔ قانونی نوٹیفکیشن جاری ہونے اور اس طرح حاصل کی گئی زمین میں دلچسپی رکھنے والے افراد کو مطلوبہ نوٹس دیے جانے کے بعد، کلکٹر، ضروری انکوائری کرنے کے بعد، دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، اس طرح حاصل کی گئی زمین کے لیے قابل ادائیگی معاوضے کی رقم کا تعین کرتا ہے۔ ایکٹ کے سیکشن 15 میں کہا گیا ہے کہ معاوضے کی رقم کا تعین کرنے میں کلکٹر کو سیکشن 23 اور 24 میں موجود دفعات سے رہنمائی ملے گی۔ دفعہ 23 معاوضے کے تعین میں زیر غور آنے والے معاملات کا بندوبست کرتی ہے؛ دفعہ 24 معاوضے کے تعین میں نظر انداز کیے جانے والے معاملات کو بیان کرتی ہے۔ دفعہ 23 کی دفعات پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ سود اس میں مذکور کسی بھی معاملے کے معاوضے میں شامل چیز نہیں ہے اور نہ ہی اس کا ذکر زمین کے حصول کے لیے غور کے طور پر کیا گیا ہے۔ دفعہ 23 کی شق (2) کے تحت، مقننہ واضح شرائط میں کہتا ہے کہ زمین کی بازار قیمت کے علاوہ عدالت ہر معاملے میں 15 فیصد کی رقم دے گی۔ حصول کی لازمی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس طرح کی مارکیٹ ویلیو کا۔ اگر دفعہ 23 کے تحت طے شدہ

معاوضے کی رقم پر سود کو معاوضے کا حصہ سمجھا جاتا ہے یا حصول کی لازمی نوعیت پر غور کیا جاتا ہے، تو متقنہ نے اسے دفعہ 23 میں ہی فراہم کیا ہوگا۔ لیکن اس کے بجائے، سود کی ادائیگی "ادائیگی" کے عنوان کے تحت ایکٹ کے حصہ میں دفعہ 24 کے تحت الگ سے فراہم کی جاتی ہے۔ ایسا اس لیے کیا جاتا ہے، کیونکہ معاوضے کا تعین ہونے کے بعد سود کا تعلق ادائیگی کے دائرے سے ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی ادائیگی ہے جو یا تو رقم کے استعمال کے لیے ادا کی جاتی ہے یا واجب الادا ہونے کے بعد اس کا مطالبہ کرنے سے گریز کیا جاتا ہے۔ لہذا، ایکٹ خود حاصل شدہ زمین کے لیے قابل ادائیگی معاوضے اور دیے گئے معاوضے پر قابل ادائیگی سود کے درمیان واضح فرق کرتا ہے۔

مسئلہ کا ایک اور نقطہ نظر اسی نتیجے کی طرف لے جاتا ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 16 کے تحت جب کلکٹر دفعہ 11 کے تحت کوئی ایوارڈ دے چکا ہو تو وہ اس زمین پر قبضہ کر سکتا ہے جو اس کے بعد تمام رکاوٹوں سے پاک حکومت کے پاس ہوگی۔ اس کی دفعہ 17 کے تحت:

"ہنگامی صورت حال میں، جب بھی مناسب حکومت اس طرح کی ہدایت کرے، کلکٹر، اگرچہ ایسا کوئی ایوارڈ نہیں دیا گیا ہے، لیکن دفعہ 9، ذیلی دفعہ (1) میں مذکور نوٹس کی اشاعت سے پندرہ دن کی میعاد ختم ہونے پر، عوامی مقاصد یا کمپنی کے لیے درکار کسی بنجر زمین یا قابل کاشت زمین پر قبضہ کر سکتا ہے۔"

اس طرح کی زمین مکمل طور پر حکومت کے پاس ہوگی، جو تمام رکاوٹوں سے پاک ہوگی۔"

دونوں دفعات کے تحت کلکٹر کے قبضے میں آنے کے بعد حاصل کی گئی زمین بالکل حکومت کے پاس ہوتی ہے۔ ایک معاملے میں ایوارڈ دینے کے بعد اور دوسرے میں، ایوارڈ دینے سے پہلے بھی۔ دونوں صورتوں میں، کلکٹر کے ذریعہ حاصل کردہ زمین پر قبضہ کرنے اور حاصل کردہ زمین میں دلچسپی رکھنے والے شخص کو معاوضے کی ادائیگی یا جمع کرنے کے درمیان کچھ وقت لگ سکتا ہے۔ چونکہ حاصل کی گئی زمین کلکٹر کے قبضہ کرنے کے بعد ہی مکمل طور پر حکومت کے پاس ہوتی ہے، اس طرح کا قبضہ لینے کے بعد دعویٰ میں اس میں کوئی سود بقایا نہیں ہوگا: اسے زمین پر اپنے لقب اور اس پر قبضہ

کرنے کے حق سے محروم کر دیا جاتا ہے، اور اس کے بعد وہ دونوں حکومت میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ صرف وہی معاوضہ ادا کرنے کا حقدار ہوگا جو اسے دیا گیا ہو یا دیا جائے گا۔ وہ معاوضے کا حقدار ہوگا، حالانکہ اس کی تصدیق ملتوی کی جاسکتی ہے، اس تاریخ سے جب اس کا زمین کا حق اور اس پر قبضہ کرنے کا حق تقسیم کر کے حکومت کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ یہ تھا کہ اس تاریخ سے حکومت نے معاوضے کی رقم کو روک دیا جس کا دعویدار ایکٹ کی دفعات کے تحت حقدار ہوگا۔ لہذا، کلکٹر پر ایک قانونی ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ وہ قبضہ کرنے کے وقت سے لے کر رقم کی ادائیگی یا جمع ہونے تک دی گئی رقم پر سود ادا کرے۔ یہ رقم، اس لیے، حاصل کی گئی زمین کے لیے یا دعویدار کو اس کے قبضے کے حق سے محروم کرنے کے لیے معاوضہ نہیں ہے، بلکہ وہ ہے جو دعویدار کو ریاست کی طرف سے اس کے پیسے کے استعمال کے لیے ادا کی جاتی ہے۔ اس نظریے میں کسی ایسے معاملے کے درمیان قانونی حیثیت میں کوئی فرق نہیں ہو سکتا جہاں قبضہ پہلے لیا گیا ہو اور جہاں قبضہ ایوارڈ کے بعد لیا گیا ہو، کیونکہ دونوں صورتوں میں ملکیت لینے کے بعد ہی حکومت میں ملکیت ہوتی ہے۔

قانون ساز نے ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت اپنے معروف معنی کے ساتھ واضح طور پر "سود" کا لفظ استعمال کیا۔ اس لیے اس اظہار کو اس کے فطری معنی دینا معقول ہے۔ ویسٹ منسٹر بینک لمیٹڈ بمقابلہ ریچمز (1) میں ہاؤس آف لارڈز کی طرف سے "سود" کے اظہار کی ایک روشن وضاحت ہے۔ وہاں سوال یہ تھا کہ کیا کسی قرض یا نقصان کی وصولی کے لیے کسی کارروائی میں عدالت کسی قانون کے تحت اپنے صوابدیدی اختیار کا استعمال کرتی ہے اور حکم دیتی ہے کہ اس رقم میں شامل کیا جائے جس کے لیے فیصلے میں قرض یا نقصانات پر سود دیا گیا ہے، اس طرح شامل سود کی رقم انکم ٹیکس قوانین کے تحت قابل ٹیکس ہے۔ اگر مذکورہ رقم انکم ٹیکس ایکٹ 1918 کے تمام شیڈولز رولز کے شیڈول ڈی اور جنرل رول 21 کے اندر "رقم کا سود" تھی، تو اس پر انکم ٹیکس قابل ادائیگی تھا۔ اس تناظر میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ رقم کو حراست میں رکھنے کے لیے ہر جانے کے طور پر دی گئی رقم سود نہیں تھی اور اس میں سود کا معیار نہیں تھا۔ لارڈ رائٹ نے مشاہدہ کیا:

"عام خیال یہ ہے کہ وہ محرومی کے معاوضے کا حقدار ہے۔ اس نقطہ نظر سے یہ کوئی فرق نہیں

پڑے گا کہ آیا یہ رقم ایکسپریس یا مضمحل معاہدے کے تحت اس کی واجب الادا تھی، یا کسی قانون کے تحت، یا آیا یہ رقم قانونی طور پر کسی اور وجہ سے واجب الادا تھی۔ دونوں صورتوں میں رقم اس کی واجب الادا تھی اور اسے ادا نہیں کیا گیا تھا، دوسرے لفظوں میں، مقروض کے ذریعہ اس وقت کے بعد اس سے روک لیا گیا تھا جب ادائیگی کی جانی چاہیے تھی، اس کے قانونی حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، اور سود ایک معاوضہ تھا، چاہے معاوضہ کسی معاہدے یا قانون کے تحت ختم کیا گیا تھا، مثال کے طور پر بل آف ایکس چینج ایکٹ 1882 کی دفعہ 57 کے تحت، یا موجودہ معاملے کی طرح ایکٹ کے تحت غیر منقول اور قابل دعویٰ تھا۔ معاوضے کے دعوے کا لازمی معیار یکساں ہے، اور معاوضے کو مناسب طریقے سے سود کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔"

یہ حوالہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ سود، چاہے وہ قانونی ہو یا معاہدہ، اس منافع کی نمائندگی کرتا ہے جو قرض دہندہ نے کیا ہوتا اگر اسے پیسے کا استعمال ہوتا یا اسے نقصان اٹھانا پڑتا، کیونکہ اس کا وہ استعمال نہیں تھا۔ یہ سرمایہ کی رقم کے علاوہ کچھ ہے، حالانکہ یہ اس سے نکلتی ہے۔ ایکٹ کے سیکشن 34 کے تحت جب مقننہ نے دی گئی رقم کے تضاد میں "سود" کا لفظ استعمال کیا تو ہمیں کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ اس اظہار کو اس کے فطری معنی کیوں نہیں دیے جانے چاہئیں۔

ایکٹ کی اسکیم اور اس کی واضح دفعات یہ ثابت کرتی ہیں کہ دفعہ 34 کے تحت قابل ادائیگی قانونی سود مالک کو اس کے حاصل کردہ زمین پر قبضہ کرنے کے حق سے محروم کرنے کے لیے ادا کیا جانے والا معاوضہ نہیں ہے، بلکہ اسے اس رقم کے استعمال سے محروم کرنے کے لیے دیا گیا ہے جو حاصل کردہ زمین کے معاوضے کی نمائندگی کرتا ہے۔

اب ہم بار میں مذکور کیس قانون پر غور کرنے کے لیے آگے بڑھیں گے۔ جہاں ایک ٹریبونل نے امپروومنٹ ٹرسٹ کو، اراضی کے حصول کے قانون کی دفعہ 28 کی دفعات کے تحت، جائیداد پر قبضہ کرنے کی تاریخ سے لے کر ادائیگی کی تاریخ تک ٹیکس دہندہ کو سود ادا کرنے کی ہدایت کی، الہ آباد ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بنچ نے بہاری لال بھارگوا بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس، سی پی اور یو پی (1) کے معاملے میں فیصلہ دیا کہ اس طرح دیا گیا سود ٹیکس دہندہ کے حاصل کردہ جائیداد پر قبضہ

برقرار رکھنے کے حق کے نقصان کے معاوضے کی نوعیت کا تھا اور اس لیے ٹیکس کے لیے کوئی آمدنی ذمہ دار نہیں تھی۔ مذکورہ نتیجہ کی وجہ اس طرح بیان کی گئی ہے:

"یہ "درخت کا پھل" نہیں ہے۔ شاوا لیس کے معاملے (2) میں استعمال ہونے والی مسکراہٹ کو ادھار لینا۔ بلکہ قبضہ برقرار رکھنے کے حق کے ضائع ہونے کا معاوضہ یا نقصان تھا؛ اور ہمیں ایسا لگتا ہے کہ دفعہ 28 کو سود کے لحاظ سے اس طرح کے نقصانات کی پیمائش کے ایک آسان طریقہ کے طور پر ڈیزائن کیا گیا تھا۔"

جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں، جیسے ہی کلکٹر نے ایوارڈ سے پہلے یا بعد میں زمین پر قبضہ کر لیا ہے، یہ لقب بالکل حکومت کے پاس ہوتا ہے اور اس کے بعد اس طرح حاصل کی گئی زمین کے مالک کا حاصل کردہ زمین پر کوئی حق یا قبضہ ختم ہو جاتا ہے۔ ایوارڈ کے تحت اسے دونوں حقوق کا معاوضہ ملتا ہے۔ لہذا، ایکٹ کی دفعہ 28 کے تحت دیا گیا سود، جیسا کہ اس کی دفعہ 34 کے تحت دیا گیا ہے، قبضہ برقرار رکھنے کے حق کے نقصان کے لیے معاوضہ یا نقصان نہیں ہو سکتا بلکہ صرف مالک کو ادا کی جانے والی رقم کو واپس رکھنے کے لیے ریاست کی طرف سے قابل ادائیگی معاوضہ ہو سکتا ہے۔ کمشنر انکم ٹیکس، مدراس بمقابلہ سی ٹی آر ایم میں مدراس ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بنچ نے مذکورہ فیصلے کی طرف اشارہ کیا۔ این نارائنن چیٹیار (1) نے مشاہدہ کیا:

"..... بڑے احترام کے ساتھ ہم اپنے آپ کو استدلال کی پیروی کرنے سے قاصر پاتے ہیں۔ یقینی طور پر ہم موجودہ معاملے میں فیصلے کے رہنما کے طور پر فیصلے کو قبول کرنے کے لیے پہلے سے تیار نہیں ہیں۔"

اسی طرح ایک ٹیکس دہندہ کو انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 18 اے کے تحت اس کی طرف سے ٹیکس کی پیشگی ادائیگی پر اس دفعہ کی شق کے تحت دیا گیا سود اس کے ہاتھ میں انکم ٹیکس قابل قبول تھا۔ دیکھیں کمشنر انکم ٹیکس، بہار اور اڑیسہ بمقابلہ مہاراجا دھیراج سرکامشور سنگھ (2)۔ وہاں، جب بہاری لال بھارگو کے معاملے (3) میں الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے پر بھروسہ کیا گیا، تو دانشور بچوں نے اس

پر عمل کرنے سے انکار کرتے ہوئے اس طرح مشاہدہ کیا۔

"یہ مرکزی حکومت کے لیے بحث کا موضوع نہیں ہے لیکن سودا داروں کے فرض قانون کے ذریعے عائد کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ میں (بڑے احترام کے ساتھ) سمجھتا ہوں کہ الہ آباد کا فیصلہ مشکوک اختیار کا حامل ہے۔ یہ فیصلہ شلزلہ بمقابلہ بینسٹیڈ (1) اور کمشنز آف ان لینڈ ریونیو بمقابلہ برنٹو (3) میں طے شدہ اصول کے مطابق نہیں ہے۔ مدراس ہائی کورٹ نے کمشنز انکم ٹیکس بمقابلہ نارائنن چیٹیار (1) میں الہ آباد کیس کی پیروی کرنے سے واضح طور پر انکار کر دیا۔"

کیرالہ ہائی کورٹ نے پی وی کورین بمقابلہ کمشنز انکم ٹیکس، کیرالہ (1) میں فیصلہ دیا کہ اراضی کے حصول ایکٹ کے تحت زمین کے لازمی حصول کے معاوضے کے فیصلے کے خلاف اپیل میں اپیل کورٹ کی طرف سے ادا کیے جانے والے معاوضے کی بڑھتی ہوئی رقم پر ادا کیا گیا سود سرمایہ کی نمائندگی کرتا ہے اور ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت ٹیکس کے قابل آمدنی نہیں ہے۔ وہاں یہ دلیل دی گئی تھی، جیسا کہ ہمارے سامنے دلیل دی گئی ہے، کہ دیا گیا سود سود کے لحاظ سے تخمینہ شدہ سرمایہ کی رقم تھی۔ اس نتیجے پر پہنچنے میں جو انہوں نے کیا، فاضل ججوں نے انگلی ووڈ پلپ اینڈ پیپر کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ نیو برسوک الیکٹرک پاور کمیشن (1) اور ریونیو ڈویژنل آفیسر، تریچینوپولی بمقابلہ وینکٹارام آئی آر (2) میں مدراس ہائی کورٹ کے عدالتی کمیٹی کے فیصلے پر انحصار کیا۔ پہلے میں، عدالتی کمیٹی نے اس خریدار کو ہدایت دی جس نے فروخت سے پہلے خریدی گئی جائیداد کی ترسیل اور قبضہ لیا تھا کہ وہ فروخت کنندہ کو خریداری کی رقم پر اس تاریخ سے سود ادا کرے جس تاریخ سے اس نے قبضہ کیا تھا کہ "سود حاصل کرنے کا حق قبضہ برقرار رکھنے کے حق کی جگہ لیتا ہے اور اصول کے اندر ہے"؛ اور مؤخر الذکر میں، اگرچہ یہ اراضی کے حصول کے قانون کے تحت پیدا ہوا تھا، حکومت نے مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 16 اور 17 کے دائرہ کار سے باہر آنے والے حالات میں قبضہ کر لیا تھا۔ دونوں صورتوں میں ایک معاملے میں حق فروش کو اور دوسرے معاملے میں ریاست کو اس وقت نہیں دیا گیا جب اس نے قبضہ کر لیا تھا اور اس لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ مالک کو جائیداد پر قبضہ برقرار رکھنے کے حق کی جگہ سود دیا گیا تھا۔ لیکن ایسے معاملے میں جہاں ملکیت ریاست کو منتقل ہوتا ہے۔ اس کے بعد فراہم کردہ قانونی سود کو صرف یا تو اس منافع کی نمائندگی کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے جو زمین کے مالک نے کیا ہوتا اگر اس نے

پیسے کا استعمال کیا ہوتا یا اسے نقصان اٹھانا پڑتا کیونکہ اس کا وہ استعمال نہیں تھا۔ اصطلاح کے کسی بھی معنی میں اسے مالک کے قبضہ برقرار رکھنے کے حق کے لیے نقصانات یا معاوضے کے طور پر بیان نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ اسے قانون کی دفعہ 16 یا دفعہ 17 کے تحت قبضہ لینے کے بعد قبضہ برقرار رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ لہذا ہم یہ مانتے ہیں کہ ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت ادا کیا گیا قانونی سود معاوضے کی رقم کی تاخیر سے ادائیگی کے لیے ادا کیا گیا سود ہے اور اس لیے یہ آمدنی کی رسید ہے جو انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت ٹیکس کے لیے ذمہ دار ہے۔ اس لیے ہائی کورٹ کا حکم درست ہے۔

نتیجے میں، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔